



## سوال

(162) اعضاء وضوء کا تین بار سے زائد دھونا جائز نہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس حدیث کا کیا مطلب ہے جو صاحب ہدایہ نے (1/91) میں ذکر کی ہے ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضوء کیا اور فرمایا یہ میرا وضوء ہے کہ جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا۔ پھر دو دو بار وضوء کیا اور فرمایا: یہ اس شخص کا وضوء ہے جس کا اجر اللہ دو چند کرے گا اور پھر تین تین بار وضوء کیا اور فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضوء ہے جو اس سے زیادہ کرے گا یا کم کرے گا تو وہ حد سے بڑھا اور ظلم کا مرتکب ہوا تو یہ قول کہ ”کم کرے گا“ یہ صحیح احادیث کے معارض ہے جس میں ایک ایک بار اور دو دو بار کرنے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور احادیث میں دو مختلف کیفیتیں آئی ہیں۔

1۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضوء کیا۔ (بخاری 1/27) وغیرہ۔

عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء دو دو بار کیا۔ (بخاری)

عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے مقتاعد میں وضوء کیا اور کہا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضوء نہ دکھاؤں تو انہوں نے تین تین بار وضوء کیا۔ (مسلم)

اور ترمذی (1/16) میں عبداللہ بن زید سے روایت لائے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا آپ نے چہرہ تین بار دھویا۔ اور ہاتھ دو بار دھوئے اور سر کا مسح کیا اور پاؤں دو بار دھوئے۔

اس حدیث کو ابوداؤد نے (1/25) برقم (118) نکالا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس حدیث میں پاؤں کا دو بار دھونا شاذ ہے۔ بخاری مسلم اور ابوداؤد میں دو بار کے بغیر آئی ہے۔

یہ حدیث دو بار اور ایک بار پر اقتضار کرنے پر دلالت کرتی ہیں اور وہ پہلی حدیث اسکے مخالف ہے انہیں تطبیق کی کیا صورت ہوگی؟۔ سائل: انھوں نے عزیر اللہ طالب علم۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث ابن ماجہ برقم (422) لائے ہیں: ”باب وضوء میں اعتدال کا اور حد سے بڑھنے کی کراہت کا“۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وضوء کے بارے میں پوچھنے لگا تو آپ نے اسے تین تین بار کر کے دکھایا پھر فرمایا: ”جس نے اس سے زیادہ کیا اس نے برا کیا“۔ یا کہا کہ ”حد سے بڑھا



اور ظلم کیا۔۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

ابوداؤد برقم (135) نے طویل ذکر کی ہے اور مزید یہ لفظ بیان کرتے ہیں ”وضوء اس طرح کیا جانا ہے جو اس سے کم یا زیادہ کرے اس نے برا کیا اور ظلم کیا یا ظلم کیا اور برا کیا۔۔“ شیخ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ابوداؤد میں کہا ہے یہ لفظ شاذ ہیں۔ اور شوکانی نے نیل الاوطار (1/216) میں شذوذ کی طرف اشارہ کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ منکر ہے۔

توثیبت ہو کہ تین بار سے زیادہ حرام ہے اگرچہ احتیاط ہی کے لیے ہو کیونکہ ایسے موقعوں پر احتیاط بدعت ہے اور موسمہ ہوتی ہے اسی لئے احمد رحمہ اللہ تعالیٰ اور اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے: تین بار سے زیادہ تو مبتلائے موسمہ شخص ہی کر سکتا ہے۔

ابن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: وضوء میں جو تین بار سے زائد دھوتا ہے اسکے کھنگار ہونے کا خطرہ ہے۔“

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: ”تین بار سے زائد کے مکروہ ہونے میں کوئی خلاف نہیں“۔ تو صاحب ہدایہ کا یہ کہنا کہ احتیاط کیلئے تین بار سے جائز ہے غلط ہے اور حدیث کے خلاف ہے۔ اور صحیح مرفوع حدیث میں آیا ہے کہ **عنقریب میری امت میں ایسی قوم ہوگی جو دعا اور طہارت میں حد سے بڑھے گی**۔ (احمد ابوداؤد ابن ماجہ) اور مشکاة (1/47)

تو مسلمان کیلئے ایسا نہیں بننا چاہیے جس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سچے قول میں مذمت کی ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ الدین الخالص

ج 1 ص 371

محدث فتویٰ